روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 17 نومبر 2014ء 23 محرم 1436 ہجری 17 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 259

ظالم قوم سے براءت کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نادانستہ ایک شخص قتل ہوگیا جس پر انہوں نے بخشش کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی اطلاع کر دی جس پر حضرت موسیٰؑ نے یہ دعائے شکرانہ کی۔

اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھ پر انعام کیا ہے میں کبھی مجرموں میں سے کسی مجرم کی مدد نہیں کروں گا۔ (القصص:18)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے، تو خواہ مخواہ روح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔

اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا۔ اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا التقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہوسکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ (۔) خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر (۔) ناز کرنا چاہئے۔

دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے؛ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 207)

پاک تبدیلی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادات کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)
(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نوافل روزانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں......اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

انعامی سکالرشپس 2014ء

زیر انتظام: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

درخواست دہندگان سکالرشپ فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ غیر تصدیق شدہ اور نامکمل فارم قابل قبول نہ ہوں گے۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ نمبر بھی درج کریں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2014ء ہے۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2014ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء وطالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ ان سکالرشپس کیلئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء وطالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ/ یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔ تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ قواعد وضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔ سکالرشپس کو تین مختلف Categories میں تقسیم کیا گیا ہے۔

☆جنرل سکالرشپس ☆میڈیکل سکالرشپس
☆دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆صدیق بانی میٹرک سکالرشپ
☆صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ
☆خورشید عطاء سکالرشپ
☆صادقہ فضل سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کے لئے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

☆پری میڈیکل گروپ ☆پری انجینئرنگ گروپ
☆جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations)

درج بالا تینوں گروپس جو طلبہ سب سے زیادہ نمبرز حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار روپے مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

صادقہ فضل سکالرشپ:

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج/ یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ ☆ مرزا مظہر احمد سکالرشپ ☆ امۃ الکریم زیروی سکالرشپ ☆ سندس باجوہ سکالرشپ ☆ ملک دوست محمد سکالرشپ ☆ حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ ☆ رفیع اظہر سکالرشپ

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ ان سکالرشپس کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

خالدہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے دوسالہ گریجوایشن میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے ایسے دو طلباء وطالبات کو پینتیس، پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔ گریجوایشن (بی اے/ بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء وطالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے B.Com یا M.Com (Hon's) چارسالہ کورس پاس کیا ہو ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور جن طلباء وطالبات نے B.Com دوسالہ پروگرام پاس کیا ہو ان کو پندرہ ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیئے جائیں گے۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں سے کسی ایک میں ریگولر داخلہ حاصل کیا ہو۔ داخلہ حاصل کرنے والے ہر طالبعلم/ طالبہ کو پچیس پچیس ہزار روپے کے انعام دیئے جائیں گے۔ سکالرشپ کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں گریجوایشن (کسی بھی پروگرام) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا یہ سکالرشپس موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک سکالرشپ ایم۔ اے اردو، ایک سکالرشپ ایم اے فارسی اور ایک سکالرشپ ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا۔

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

(صرف واقفین نو طلباء وطالبات کے لئے۔ جبکہ واقفین نو دیگر سکالرشپس میں بھی درخواست دے سکتے ہیں)

یہ انعامات ایسے واقفین نو طلباء وطالبات کے لئے ہیں جنہوں نے کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چارسالہ) یا ایم ایس سی کسی بھی مضمون میں پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں بی ایس (چارسالہ) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم/ طالبہ کو بیس ہزار روپے اور ایم ایس سی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم/ طالبہ کو پچیس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

میاں عبدالحی سکالرشپ

یہ سکالرشپ پاکستان میں کسی بھی یونیورسٹی میں بی ایس ماس کمیونیکیشن اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے ایسے طلباء وطالبات کو دیا جاتا ہے۔ ایک سکالرشپ بی ایس ماس کمیونیکیشن اور ایک سکالرشپ بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جاتا ہے۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر بی ایس ماس کمیونیکیشن یا بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم/ طالبہ کو پچاس، پچاس ہزار روپے کے دو سکالرشپس دیئے جائیں گے۔

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہوگی۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں بیچلرز آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ (مثلاً مکینیکل انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر دیا جائے گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا۔ دونوں سکالرشپس کی رقم پچاس، پچاس ہزار روپے ہوگی۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/ طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بیچلرز الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

تعارف روحانی خزائن

مکرم فخر الحق شمس صاحب

پرانی تحریریں روحانی خزائن جلد نمبر 2

روحانی خزائن جلد 2 میں شامل مختلف مضامین پر مشتمل ''پرانی تحریریں'' سیدنا حضرت مسیح موعود نے 1879ء میں تحریر فرمائی تھیں۔ ان تحریروں کے 50 صفحات ہیں۔ دراصل یہ تحریریں مختلف مضامین کی صورت میں براہین احمدیہ سے بھی پہلے مختلف رسائل اور اخبارات میں شائع ہوگئی تھیں۔ ان مضامین میں حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ کے بعض مسائل کے بارے میں تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور اس دور کے آریہ اور برہموسماج کے باطل عقیدوں کو رد کرتے ہوئے ان مسائل کے حل سے بھی آگاہ فرمایا۔ پہلی بار ان تحریروں کو کتابی صورت میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے 1899ء میں شائع کیا تھا۔

جب سوامی دیانند نے جنوری 1875ء میں بمبئی میں آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ تو اس تحریک کو ابتداء میں صوبہ پنجاب میں زیادہ کامیابی ہوئی۔ پنجاب میں آریہ سماج نے سر نکالا ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود نے جو منشور محمدی بنگلور اور دوسرے ملکی اخبارات کے ذریعہ پہلے ہی قلمی جہاد میں مصروف تھے۔ دلائل اور براہین کے ذریعہ آریہ سماج کے باطل عقیدوں کو پاش پاش کر دیا۔ جس سے آریہ سماج کے لیڈروں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ بلکہ خود سوامی دیانند جی مہاراج پر بھی سکوت طاری ہوگیا اور دین حق کو حضرت اقدس کے ہاتھوں مسلسل فتوحات نصیب ہوئیں۔

ارواح کے بارے میں سوامی دیانند کا عقیدہ پبلک میں آنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے سفیر ہند میں 9 فروری تا 9 مارچ 1878ء میں ایک زبردست سلسلہ مضامین شروع کر کے ایک انعامی چیلنج دیا کہ جو صاحب سوامی دیانند کے عقیدے کا جواب دے کر ثابت کرے کہ ارواح بے انت ہیں اور پرمیشور کو ان کی تعداد معلوم نہیں تو میں اس کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دوں گا۔ یہ مذہبی دنیا میں آریہ سماج کے خلاف پہلا چیلنج تھا جو حضور نے پیش فرمایا جس نے دین حق کی کامیابی کے ساتھ ساتھ آریہ سماج کیمپ میں کھلبلی مچادی۔

حضرت مسیح موعود کی طرف سے قلمی جہاد جاری تھا کہ اس دوران آریہ سماج امرتسر کے ایک ممبر اور نامی گرامی پنڈت کھڑک سنگھ صاحب حضرت مسیح موعود سے بحث کرنے کے لئے قادیان آگئے۔ ان کے ساتھ تناسخ کے موضوع پر جو مباحثہ ہوا۔ وہ اس کتاب ''پرانی تحریریں'' کی پہلی تحریر ہے۔ جس میں حضرت اقدس نے مسئلہ تناسخ کا جواب قرآن کریم کے چھ مضبوط دلائل کے ذریعہ دیا۔ حضرت مسیح موعود نے مباحثہ کا آغاز کرتے ہوئے تناسخ کے رد میں اپنا معرکۃ الآراء مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں اپنے مخصوص علم کلام کے تحت دعویٰ اور دلائل دونوں قرآن سے پیش کئے۔ یہ یاد رہے کہ تناسخ کا مطلب ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق انسان کی موت کے بعد اس کا کسی دوسرے جسم میں داخل ہونا ہے۔ یہ مضمون پیش کرنے کے بعد حضرت اقدس نے مطالبہ فرمایا کہ وہ ویدوں سے تناسخ کا ثبوت پیش کریں تا قرآن کے مقابل پر ویدوں کی حقیقت کھل جائے۔ پنڈت کھڑک سنگھ صاحب ایسے دم بخود ہوئے کہ بحث کو دوسرے دن پر ٹالنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ لیکن جب دوسرا دن آیا اور سامعین بڑے اشتیاق اور بے تابی سے جمع ہوئے اور جواب کے منتظر ہوئے تو اصل سوالات سے گریز کر کے کچھ اور ہی سنانا شروع کر دیا اور وید سے دلائل پیش کرنے سے عجز ظاہر کرتے ہوئے صرف دوشرتیاں رگوید سے پیش کیں۔ جن کا تناسخ کے موضوع سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔

حضرت مسیح موعود نے تناسخ کے مسئلہ کو حل کرتے ہوئے قرآن شریف سے ایسے مدلل امور بیان فرمائے کہ آریہ سماج کے لیڈروں کے منہ بند ہو کر رہ گئے۔ چھ پُر معارف دلائل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے کل کائنات کا خالق ہونا ثابت فرمایا یعنی تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ خدا سے ہر ایک چیز کا تعلق ہے اور وہ انسانی جسم اور ارواح سمیت سب چیزوں کو اپنے ماتحت رکھتا ہے اور ان پر غالب ہے۔ اسی نے زمین و آسمان کی ہر ایک چیز کو ایک مقررہ اندازے پر پیدا کیا ہے۔ جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتی بلکہ اسی اندازے میں ہی محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ خالق ہے یعنی پیدا کنندہ ہے۔ وہ بــــاری ہے یعنی روحوں اور اجسام کو عدم سے وجود بخشنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ربوبیت تامہ حاصل ہے اور وہ رب الاشیاء ہے۔

خدا تعالیٰ کے خالق ہونے کے حوالے سے حضرت مسیح موعود اپنے اس مضمون میں فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنی ذات میں سب مخلوقات کے معبود ہونے کا ہمیشہ حق رکھتا ہے۔ جس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس دلیل روشن سے کہ وہ زندہ ازلی ابدی ہے اور سب چیزوں کا وہی قیوم ہے۔ یعنی قیام اور بقاء ہر چیز کا اسی کے بقاء اور قیام سے ہے اور وہی ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوئے ہے نہ اس پر اونگھ طاری ہوتی ہے۔ نہ نیند اسے پکڑتی ہے یعنی حفاظت مخلوق سے کبھی غافل نہیں ہوتا۔ پس جبکہ ہر ایک چیز کی قائمی اسی سے ہے پس ثابت ہے کہ ہر ایک مخلوقات آسمانوں کا اور مخلوقات زمین کا وہی خالق ہے اور وہی مالک۔

حضرت مسیح موعود کی اس دور کی دینی خدمات، عیسائیت، آریہ سماج اور برہموسماج کے ابطال میں اتنی بلند پایہ اور شاندار تھیں کہ غیر بھی ان کا کھلا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے۔ تناسخ کے رد پر آپ نے جو یہ مضمون تحریر فرمایا۔ اس پر پنڈت شونرائن اگنی ہوتری نے نہ صرف اپنے اخبار ہندو باندھو میں شائع کیا بلکہ ایک اداراتی نوٹ میں شاندار تبصرہ بھی لکھا اور یہ تسلیم کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے دلائل نہایت صاف اور اصول منطق پر مبنی ہیں۔

''پرانی تحریریں'' کی دوسری تحریر میں حضرت مسیح موعود نے الہام کے حق میں بہت سے مسکت دلائل پیش فرمائے ہیں اور اس طرح اس زمانے میں اس کی اہمیت ضرورت اور افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ الہام کے متعلق یہ تحریر دراصل خط و کتابت پر مشتمل ایک تحریری مباحثہ ہے جو حضرت اقدس نے اخبار ہندو باندھو کے مدیر پنڈت نرائن اگنی ہوتری کے ساتھ کیا۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ آریہ سماج کے قیام سے پچپن برس پیشتر مشہور ہندو لیڈر راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کے نام سے ایک جدید مذہب اختراع کیا۔ جس کی تمام تر بنیاد عقل کی قیادت اور الہام کے انکار پر تھی۔ پنجاب میں برہمو سماج کے مشہور اور سرگرم لیڈر پنڈت نرائن اگنی ہوتری تھے، جن کے اخبار کو حضرت اقدس نے آریہ سماج کے مقابلہ کے لئے منتخب فرمایا تھا اور موصوف نے ثالث کی حیثیت سے آریہ سماج کے مقابل پر حضرت مسیح موعود کے دلائل کی برتری کا کھلے لفظوں اعتراف کیا تھا۔ اب جو آریہ سماجی لیڈر چاروں شانے چت گر چکے تو حضرت اقدس کا خود پنڈت اگنی ہوتری سے ضرورت الہام کے متعلق پرائیویٹ تحریری مباحثہ شروع ہوگیا۔ جو 21 مئی 1879ء تا جون 1879ء جاری رہا۔ دوران مباحثہ پنڈت صاحب نے لکھا کہ اس پرائیویٹ گفتگو کو اخبار میں شائع کرنا شروع کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے اس سے اتفاق رائے کرتے ہوئے یہ تجویز پیش فرمائی کہ ایک فاضل نامی گرامی برہموسماج اور ایک انگریز کو بطور ثالث نامزد کر کے ان کی رائے بھی شامل اشاعت کی جائے تاکہ قارئین کو اصل نتیجہ تک پہنچنے میں آسانی ہو۔ مگر پنڈت شونرائن نے یہ معقول اور مفید تجویز تسلیم کرنے کی بجائے صرف گزشتہ خط و کتابت ہی شائع کر کے بالکل سکوت اختیار کر لیا۔

21 مئی 1879ء کو حضرت اقدس نے تحریری مباحثہ کا جو پہلا خط پنڈت شونرائن کو ارسال کیا اس کے آخر پر فرماتے ہیں۔ میں مستحکم رائے سے یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ مقتضاء حکمت اور رحمت اور بندہ پروری اس قادر مطلق کا یہی ہے کہ وقتاً فوقتاً جب مصلحت دیکھے ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رہے کہ عقائد حقہ کے جاننے اور اخلاق صحیحہ کے معلوم کرنے میں خدا کی طرف سے الہام پائیں اور تفہیم تعلیم کا ملکہ وہبی رکھیں تاکہ نفوس بشریہ کی سچی ہدایت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اپنی سعادت مطلوبہ سے محروم نہ رہیں۔

اس تحریری مباحثہ میں تین خطوط کے تبادلے ہوئے جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا ہے یہ خط و کتابت اخبار میں شائع کر کے مدیر موصوف نے خاموشی اختیار کر لی اور حضرت مسیح موعود کی تجویز کہ خدا ترس دو ثالثوں کی رائے بھی ساتھ درج کی جائے تاکہ قارئین کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ کون سچائی پر قائم ہے تسلیم نہ کی۔ اس کتاب کے آخر پر وہ پرانی تحریر شامل ہے جس میں حضرت مسیح موعود نے باوا نرائن سنگھ صاحب سیکرٹری آریہ سماج امرتسر کے جواب الجواب کا دندان شکن جواب دیا تھا۔ جس میں ارواح کے حوالے سے باوا صاحب کے غلط عقیدوں کا بطلان فرمایا ہے۔

کتاب کا اختتام منشی گردیال صاحب مدرس مڈل سکول چنیوٹ کے استفسار بابت ارواح کا ضروری جواب حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا ہے جو انہوں نے پرچہ آفتاب 16 مئی 1878ء میں کیا تھا۔

اس زمانہ کے مذاہب میں زیر بحث آنے والے ایسے مسائل جن کا حل کسی سے واضح طور پر نہیں ہوتا تھا اور علماء اور لیڈران ان میں مسلسل دھنستے چلے جارہے تھے، خدا کے اس پہلوان یعنی حضرت مسیح موعود نے خدا سے تائید و نصرت حاصل کرتے ہوئے عوام اور خواص کو ان مسئلوں کے گرداب سے نکالا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے قادر مطلق ہونے، ضرورت الہام، روح و مادہ کی حقیقت، ابطال مسئلہ تناسخ اور قرآن مجید کے دلائل سے ویدوں کو سچا ماننے والوں کے منہ بند کر کے ہمیشہ کے لئے دین حق کی فتح کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ کتاب ''پرانی تحریریں'' اسی دور کے قلمی جہاد کا ثبوت ہیں۔ جن کے پڑھنے سے حضرت مسیح موعود کی دینی خدمات میں ہمہ وقت مصروف رہنے کا پتہ ملتا ہے۔ یہ تحریرات اس دور کے مزاج کے مطابق لکھی گئی ہیں۔ جو اس زمانہ میں رائج تھا۔ اس لئے اگر ایک بار پڑھ کر اس زمانہ کی مقفیٰ مسجع اردو زبان سمجھ نہ آئے تو بار بار پڑھنا لازم ہے تاکہ ہم حضرت مسیح موعود کے ان روحانی خزائن کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 4 لندن برطانیہ کا دارالحکومت

بقیہ از صفحہ 4

بلیئرڈ، ہاکی، ٹینس، فٹ بال، کرکٹ، والی بال ان کی پسندیدہ کھیلیں ہیں۔ اوول کا کرکٹ کا میدان بڑا تاریخی میدان ہے۔ علاوہ ازیں ومبلے سٹیڈیم اور دیگر متعدد سٹیڈیم بھی ہیں۔

زبان

انگریزی ملک کی سرکاری زبان ہے اس لئے انگریزی کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنے والے شخص کے لئے یہاں رہنا کچھ مشکل نہیں۔

سکونتی سہولتیں

لندن میں بڑے بڑے ہوٹل بھی ہیں۔ جن میں ہر ملک کے کھانے دستیاب ہیں۔

سنگ مرمر کی محراب

یہ دراصل بکنگھم پیلس کے مدخل (Entrance) کے طور پر تعمیر کی گئی تھی۔ یہ اس قدر تنگ ہے کہ ایک بس بھی اس میں سے نہیں گزر سکتی۔

جماعت احمدیہ

یہاں جماعت کا باقاعدہ مشن 1913ء سے قائم ہے۔ بیت الفضل لندن 1926ء میں مکمل ہوئی۔ خلیفۃ المسیح کی رہائش گاہ لندن میں ہے اور یہیں سے ایم ٹی اے کی عالمگیر نشریات جاری ہوئی ہیں۔

Hm
4649

لندن برطانیہ کا دارالحکومت، اہم ثقافتی مرکز

برطانیہ کا دارالحکومت، اہم تجاتی اور ثقافتی مرکز، لاطینی زبان میں اسے لنڈینیم (Londinium) کہا جاتا تھا۔

یہ 51.30 درجے شمال اور 0.10 درجے مغرب کے مابین واقع ہے۔ اس کی آبادی 8.30 ملین ہے۔ دریائے ٹیمز کے کنارے جنوب مشرقی لندن کا ایک اہم شہر ہے اس کا رقبہ 610 مربع میل یا 1579 مربع کلومیٹر ہے۔

یہ پہلی تا 5 ویں صدی میں رومن قصبہ تھا۔ 43ء میں اسے باضابطہ طور پر آباد کیا گیا۔ 61ء میں یہاں حفاظتی دیوار تعمیر کی گئی۔ رومن حکمرانوں کے بعد یہاں سیکسنوں (Saxons) کی حکومت رہی انہوں نے یہاں کا مشہور گرجا سینٹ پال (St. Paul) 604ء میں تعمیر کرایا۔ ایلفرڈ کے زمانے میں 886ء میں یہ دوبارہ ابھرا 1066ء میں نارمنوں نے اسے فتح کرلیا۔ چنانچہ ولیم اول نے یہاں وائٹ ٹاور تعمیر کرایا۔

1067ء میں اسے چارٹر عطا ہوا۔ جبکہ 1191ء میں میئر کے شہر کا درجہ دیا گیا۔ 1645ء میں طاعون کی بیماری سے تقریباً 75 ہزار افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔ 1666ء میں یہاں عظیم آتشزدگی کا المیہ رونما ہوا جس کے نتیجے میں شہر کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا۔ کرسٹوفررن (Christopherwren) نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا۔

1812ء میں شہر کو گیس کے قمقموں سے روشن کر دیا گیا۔ 1829ء میں یہاں اومنی بسوں کا اجراء ہوا۔ 1890ء میں دنیا کی پہلی زمین دوز ریلوے یہیں متعارف کرائی گئی۔

یہ اولمپک کھیلوں کا شہر بھی ہے یہاں سب سے پہلے 1908ء میں اولمپک کھیلیں ازاں بعد 1948ء میں منعقد ہوئیں۔ شہر میں متعدد قابل دید مقامات بھی ہیں جن میں یہ شامل ہیں۔

مادام تساؤ میوزیم

اگر آپ سابقہ تاریخ کا باضابطہ مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو لندن کے مادام تساؤ میوزیم میں ضرور جائیے۔

یہ عجائب گھر دنیا کے قدیم بادشاہوں، موجودہ دور کے صدور وزرائے اعظم، سائنسدانوں، کھلاڑیوں اور معیشت دانوں کے مومی مجسموں سے بھرا پڑا ہے۔ اسے مشہور ماڈلر مادام تساؤ (1761ء-1850ء) نے 1835ء میں قائم کیا۔ میری انٹانیو نپولین، برک اور ہیر (Hare) کے مجسمے انہوں نے اپنے ہاتھوں سے موم کے ساتھ بنائے تھے۔ یہ اس قدر مہارت سے بنائے جاتے ہیں اصل پر شک ہونے لگتا ہے۔

لندن برج

یہ پل دریائے ٹیمز پر 1831ء میں تعمیر کیا گیا۔ 5 محرابی پل کی خستہ حالت کی وجہ سے 1968ء میں نیا کنکریٹ کا پل تعمیر کیا گیا۔

بکنگھم پیلس

1837ء سے یہ محل برطانوی بادشاہوں کی رہائش گاہ چلا آرہا ہے۔ اس کے 600 کمرے ہیں۔ اسے جارج چہارم کے لئے تعمیر کرایا گیا تھا۔ 1993ء میں اس کے کچھ کمرے عوام کے لئے کھول دیئے گئے۔

ویسٹ منسٹر ایبے

ویسٹ منسٹر ایبے گاتھی طرز تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ یہ عمارت ولیم اول سے لے کر تمام انگریز بادشاہوں کی تاجپوشی کا مقام رہی ہے۔ یہ کئی بادشاہوں اور ممتاز شہریوں کا مدفن ہے۔ اس کے جنوبی بازو میں گوشہ شعراء ہے جس میں عظیم انگریزی شاعروں کے مقبرے ہیں۔

ویسٹ منسٹر پیلس

اسے ایوان ہائے پارلیمنٹ کا درجہ حاصل ہے۔ موجودہ عمارت 1834ء کی آتشزدگی کے بعد 1840ء اور 1860ء کے مابین تعمیر کی گئی۔ قدیم محل کی عمارت شاہ ایڈورڈ دی کنفیسر (راسخ العقیدہ) نے تعمیر کرائی۔ سولہویں صدی تک شاہی اقامت گاہ رہنے کے بعد دارالامرا اور دارالعوام کا اجتماع بنا اس کا ایوان کبیر (Great Hall) گیارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں تعمیر ہوا تھا۔ مدتوں انگلستان کی عدالت عالیہ کا مستقر اور متعدد تاریخی واقعات کا عینی شاہد رہا۔ دوسری جنگ عظیم میں اسے شدید نقصان پہنچا۔

10 ڈاؤننگ سٹریٹ

وسطی لندن میں وائٹ ہال سے ذرا پرے ایک گلی، یہاں ابتداء میں صرف دس مکانات تھے۔ اسے 1735ء سے برطانیہ کے وزیراعظم کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ یہیں وزارت خزانہ کے دفاتر ہیں۔

1993ء میں یہیں برطانیہ اور آئرلینڈ کی حکومتوں کے مابین امن کی بات چیت کی ابتداء کی گئی تھی۔

بگ بین (Big Ben)

دراصل ایوان پارلیمنٹ میں یہ ایک گھنٹی کا نام تھا اور اب کلاک کی تنصیب سے اسے ایک ٹاور کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ یہ گھنٹی 2.7 میٹر یا 9 فٹ قطر کی ہے اس کا وزن 13 ٹن ہے اور اسے 1858ء میں ڈھالا گیا تھا۔ اس کے گھنٹے کی آواز دس میل کی دوری سے سنائی دیتی ہے۔

جنرل پوسٹ آفس ٹاور

یہ ٹاور 1965ء میں لندن ہی میں جنرل پوسٹ آفس کے لئے تعمیر کیا گیا اور اس کی بلندی 619 فٹ ہے۔

لندن کے دیگر محلات

بکنگھم پیلس کے علاوہ یہاں سینٹ جیمز پیلس (1531ء-1533ء)، کنسنگٹن پیلس، لیمبتھ پیلس (1420ء-1500ء) بھی ہیں۔

ہائیڈ پارک

یہ شاہی پارک 255 ہیکٹر یا 630 ایکڑ رقبے پر وسطی لندن میں واقع ہے۔ اسے سب سے پہلے عوام کے لئے جیمز اول کے عہد میں کھولا گیا تھا۔ یہاں ہر شخص حکومت کے خلاف تقریر کرسکتا ہے اور اس ضمن میں اسے کوئی سرزنش بھی نہیں کی جاتی۔

لندن ٹاور

لندن کا قدیم قلعہ اور قدیم شاہی قیام گاہ دریائے ٹیمز کے شمالی کنارے پر واقع رقبہ تقریباً 13 ایکڑ ہے۔ صدیوں تک ممتاز قیدیوں کا زندان بنا رہا۔ اب اس کی حیثیت اسلحہ خانے کی ہے۔ خشک خندق سے گھرا ہوا ہے۔ بیچ میں سفید مینار والا حصار ہے جو بشپ گنڈولف (Gundulf) نے 1078ء میں تعمیر کرایا تھا دوسرے میناروں میں ویکفیلڈ ٹاور بھی شامل ہے جہاں شاہی جواہرات محفوظ ہیں۔

ٹریٹرز گیٹ (Traitors Gate) سے غداروں کو باہر لے جاکر پہاڑی پر سزائے موت دی جاتی تھی اس خونی مینار سے متعدد تاریخی واقعات وابستہ ہیں۔ یہاں بہت سے لوگوں کے سر قلم کئے گئے ٹیوڈر وردی میں ملبوس دستہ یہاں پہرہ دیتا ہے۔ شمالی برج دوسری عالمگیر جنگ میں بمباری سے تباہ ہوا۔

برٹش میوزیم

یہ مشہور عجائب گھر بلومز بری (Blooms Bory) لندن میں واقع ہے۔ یہ آثار قدیم اور نسلیات سے متعلق ہے اور اسے 1753ء میں قائم کیا گیا۔ 1881ء میں نیچرل ہسٹری کے نمونے بھی یہاں جمع کئے گئے۔

برٹش لائبریری

1972ء کے لائبریری ایکٹ کے تحت برٹش میوزیم لائبریری کو دو دوسری لائبریریوں میں مدغم کرکے اس کا نام برٹش لائبریری رکھ دیا گیا۔ 1997ء میں لائبریری کو یوسٹن روڈ (Euston Road) پر منتقل کردیا گیا۔

نیشنل گیلری لندن

فنون لطیفہ کی گیلری، اس میں برطانوی مصوروں کے بیشمار نادر شاہکار محفوظ کئے گئے ہیں۔ یہ 1824ء میں عوام کے لئے کھولی گئی اسے 1838ء میں ٹریفلگر سکوئر میں منتقل کردیا گیا۔

ٹریفلگر سکوائر (Trafalgar Square)

جنگ ٹریفلگر میں لارڈ نیلسن کی فتح کی خوشی میں ویسٹ منسٹر ایبے لندن میں تعمیر کیا جانے والا سکوئر، یہاں لارڈ نیلسن کا جو مجسمہ 185 فٹ بلند ایستادہ ہے اسے ای ایچ بیلی سے 3 سال (1840ء-1843ء) میں بنایا تھا اس کے شمالی جانب شمالی گیلری اور سینٹ مارٹن کا گرجا ہے۔

سینٹ ہال کیتھڈرل

یہ لندن میں لڈگیٹ ہل پر واقع ہے۔ سر کرسٹوفر رین کا شاہکار، تیرہویں صدی عیسوی کے ایک ایسے گرجا کے مقام پر 1765ء-1710ء میں تعمیر ہوا جو لندن کی عظیم آتشزدگی میں تباہ ہوگیا تھا اور 1668ء میں مسمار کردیا گیا تھا۔ رین کے اصل نقشے میں جو یونانی صلیب کی شکل کا تھا۔ ترمیم کرکے زمانہ وسطیٰ کے روایتی ڈیزائن کے لمبے ہال اور سرودگاہ کے لئے گنجائش نکالی گئی۔ صلیب کے بازو جہاں ایک دوسرے کو قطع کرتے ہیں وہاں ایک گنبد ہے جو پُرشکوہ صورت میں خوشنما ستونوں کے دائرے پر کھڑا ہے۔ اس گرجا گھر پر دوسری جنگ عظیم میں گولہ باری ہوئی اور اس کا مشرقی سرامع قربان گاہ اور عقبی حصہ تباہ ہوگیا علاوہ ازیں اس کے شمالی بازو کی چھت اور فرش بھی تباہ ہوگیا۔

ٹیٹ (Tate) گیلری

لندن کی ایک بہت بڑی گیلری، اس میں فنون لطیفہ کے ملکی اور غیرملکی نادر نمونے محفوظ کئے گئے ہیں اسے 1897ء میں نیشنل گیلری کی ایک شاخ کے طور پر قائم کیا گیا۔ لیکن 1955ء میں اسے آزاد اور خودمختار حیثیت دے دی گئی۔ عمارت اور تصاویر کا پہلا مجموعہ سوداگر شکر اور مخیّر سرہنری ٹیٹ کا عطیہ تھا۔ ٹرنر کی تصاویر کا شعبہ جان سنگر سارجنٹ کے فن کے نمونوں کا حصہ اور جدید غیرملکی فن کے شاہکاروں کی چار گیلریاں بھی قابل ذکر ہیں۔

مواصلاتی ترقی

مواصلاتی لحاظ سے یہ شہر بڑا ترقی یافتہ ہے یہاں اندرون شہر ڈبل ڈیکر بسیں، ٹرامیں رواں دواں ہیں۔ جو انتہائی سستے داموں آپ کو ایک جہاں سے دوسری جگہ پہنچا دیتی ہیں یہاں کا ریلوے سٹیشن بہت اہمیت کا حامل ہے۔ زیرزمین ریلوے ٹریفک کے ہجوم کو کم کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔

شہر کے دو ہوائی اڈے ہیتھرو اور گیٹ وک (Gat Wick) ہیں جن کا شمار دنیا کے مصروف ترین ہوائی اڈوں میں ہوتا ہے۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی اعتبار سے بھی شہر نے بڑی ترقی کی ہے۔ شہر میں ہر قسم کے تعلیمی ادارے ہیں لندن یونیورسٹی کا قیام 1836ء میں عمل میں آیا تھا۔ پولی ٹیکنیکل کالج کو 1992ء میں یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔

عالمی نشریات مرکز

یہ بی بی سی کی نشریات کا دنیا میں بہت بڑا مرکز ہے۔

کھیلیں

یہاں کے لوگ کھیلوں کے بڑے دلدادہ ہیں۔

باقی صفحہ 3 پر

Am
31

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بعض پروفیسرز کا تذکرہ

(قسط اول)

بچوں کی ایک کلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواہش فرمائی تھی کہ ربوہ کے اساتذہ کا ذکر ہونا چاہئے۔ خاکسار کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دو سال پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اور خاکسار نے یہیں سے ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) کر کے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا جہاں سے سول انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی۔ اگر خاکسار کو اس کالج میں پڑھنے کا موقع نہ ملتا جہاں کا پاکیزہ ماحول اور اچھی روایات اور شفیق اور دعا گو محنت کرنے والے اساتذہ ملے تو عین ممکن ہے خاکسار اتنے نمبر حاصل نہ کر سکتا اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ نہ ملتا۔ ایف ایس سی میں یہ 62-1960ء کا پیریڈ تھا۔ اتنا اچھا ماحول تھا اور خوشگوار فضا تھی کہ یوں لگتا ہے کوئی خواب دیکھا ہو۔ زمین پر چلتے پھرتے فرشتے تھے جو وقف کر کے اس تعلیمی ادارے کو چلا رہے تھے اور اس کے پس منظر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی دعائیں اور آپ کے فرزند جلیل حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج کی حسن تدبیر اور اعلیٰ قسم کی Management اور انتظامی صلاحیتیں کارفرما تھیں۔ چنانچہ اس امر کا اعتراف 1961ء کے جلسہ تقسیم اسناد (Convocation) کے موقع پر اس وقت کے صوبائی سیکرٹری تعلیم پروفیسر سراج الدین صاحب نے صدارتی خطاب ہیں ان الفاظ میں کیا۔

”تعلیم الاسلام کالج دو نمایاں اور ممتاز شخصیتوں والد اور فرزند کی محنت اور محبت وشفقت کا ثمرہ ہے۔ میری مراد آپ کی جماعت کے واجب الاحترام امام جو اس کالج کے بانی ہیں اور ان کے لائق وفائق فرزند مرزا ناصر احمد سے ہے وہ اپنے مشہور و معروف خاندان کی قائم کردہ روایات کو وقف کی روح اور ایک ایسے جذبہ وشوق کے ساتھ چلا رہے ہیں جو دوسرے ممالک میں بھی شاذ ہی نظر آتا ہے۔“

(حیات ناصر صفحہ 231 جلد اول)

اس مضمون میں زیادہ تر ان پروفیسر صاحبان کا ذکر ہوگا جن کی شاگردی کا خاکسار کو شرف حاصل ہوا لیکن پہلے پرنسپل صاحب کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) جو خلیفۃ المسیح الثالث کے روحانی اعلیٰ منصب پر 8 نومبر 1965ء کو فائز ہوئے۔ آپ کی عظیم الشان شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی بارعب، شفیق، مقناطیسی شخصیت اور نورانی چہرہ آج بھی خاکسار کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ نے ہماری فرسٹ ایئر کی کلاس کو اپنے ویلکم ایڈریس میں تین نصائح فرمائیں۔

(i) محنت کرنا (ii) دعا کرنا (iii) حسد نہ کرنا (حسد حافظے کو خراب کرتا ہے۔)

آپ انتخاب خلافت تک کالج کے پرنسپل رہے۔ کالج کے جنوب مغرب میں آپ کی کوٹھی تھی۔ کالج کے پرنسپل ہونے کے علاوہ آپ پر اس وقت بے شمار اور جماعتی ذمہ داریاں بھی تھیں۔ آپ تعلق باللہ اور توکل اور انقطاع غیر اللہ کے ایسے اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ آپ کے چہرہ کی مسکراہٹ پریشان حال طلباء میں بھی بشاشت اور عزم اور ہمت پیدا کر دیتی تھی۔ کیا بلحاظ تعلیم و تربیت اور کیا بلحاظ گیمز، Debates، علمی شخصیات کے لیکچروں اور تمام ضروری امور ڈسپلن، شاندار روایات، یونیفارم، وقت کی پابندی شاندار نتائج۔ ہر لحاظ سے یہ کالج چوٹی کے کالجوں میں سے تھا کسی قسم کی لغویات یہاں نہیں ہوتی تھیں۔ سگریٹ نوشی ممنوع تھی۔ سر پر ٹوپیاں اور طلباء کے کالج کے اوقات میں انڈر گریجوایٹ گاؤن اور اساتذہ کے گریجوایٹ گاؤن زیب تن ہوتے تھے۔ اس شاندار ماحول کا تصور بھی اب محال ہے۔

ٹی آئی کالج کا یہ امتیاز پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے دم قدم سے تھا آپ سے ملنے کے لئے بڑی بڑی شخصیات کالج میں آتی تھیں۔ خاکسار نے پہلی مرتبہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو بھی کالج میں ہی دیکھا۔ ایک خوبرو پینٹ کوٹ میں ملبوس ٹائی لگائے ہوئے چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی آپ کو ملنے پرنسپل آفس میں آئے۔ طلباء آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ پرنسپل محترم کے چھوٹے بھائی ہیں کچھ عرصہ پہلے ہی انگلستان سے واپس آئے ہیں اور ان دونوں بھائیوں میں آپس میں بہت محبت ہے اور ان کا نام مرزا طاہر احمد ہے۔ اور سب جماعت کے بزرگ آپ کے پاس آتے تھے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو بھی آپ کے پاس آتے ہوئے کئی بار دیکھا گیا۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری تو باقاعدہ Theology کا مضمون پڑھانے کالج میں آتے تھے ایک بار سرگودھا کالج کے پرنسپل عبدالعلی خان بھی آئے تھے۔ علم کے فروغ کے لئے بڑی بڑی نامور شخصیتوں کو آپ مدعو کرتے رہتے تھے۔ تعلیم کے بارے میں آپ کا جو تصور تھا اس بارے میں 1964ء کے کانووکیشن پر آپ کا مندرجہ ذیل اقتباس اس کی غمازی کرتا ہے۔ فرمایا

......علم ایک بحر بے کنار ہے اس لئے ایک انسان علم میں خواہ کسی قدر ترقی کر جائے علم ختم نہیں ہوتا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

......کہہ دے کہ اگر سمندر کو سیاہی بنا کر اس سے خدا تعالیٰ کی معرفت کی باتیں اس کے دیئے ہوئے علوم اور قدرت کے راز، ضبط تحریر میں لانا چاہو تو وہ ایک سمندر کیا اس جیسا ایک اور سمندر بھی لے آؤ تو وہ بھی ختم ہو جائے گا مگر خدا کی باتیں اور اس کے دیئے ہوئے علوم ختم نہ ہوں گے۔

(الکہف: 110)

اسی لئے رسول اکرم ﷺ اور حضور کی اتباع میں ہر...... کی زبان سے یہ کہلوایا کہ رب زدنی علماً (طٰہٰ: 115) اے اللہ مجھے اپنی معرفت اور علم میں بڑھاتا جا۔

پس علم کبھی نہ ختم ہونے والی چیز ہے اس لئے آپ تادم حیات علم کی جستجو میں رہیں اور اس کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں......

(حیات ناصر صفحہ 218)

1965ء کے کانووکیشن پر فرمایا:

”حقیقی علم کا ابدی سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے...... اگر آپ علم سے محبت رکھتے ہیں تو ضروری ہے کہ آپ کا تعلق علم کے حقیقی سرچشمہ سے ہمیشہ مضبوط رہے پس اپنی عقل اور علم پر تکیہ نہ کرو بلکہ ہمیشہ علوم حقیقی کے آستانہ پر عاجزی و انکساری کے ساتھ جھکے رہو تا اس تعلق کے طفیل تمہارے دلوں سے بھی ہمیشہ مصفّٰی، میٹھے اور لذیذ علم کے چشمے پھوٹتے رہیں...... یہ بھی نہ بھولنا کہ انسان علم اس لئے حاصل کرتا ہے کہ خود اس سے فائدہ اٹھائے اور دوسروں کی خدمت کرے۔“

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 219)

تعلیم الاسلام کالج کی پاکیزہ روایات

تعلیم الاسلام کالج کی روایات کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے آپ نے خلیفہ بننے کے بعد کالج تشریف لا کر جلسہ تقسیم اسناد 1966ء کے موقع پر فرمایا:

اس درسگاہ کے اساتذہ کی یہ روایت ہے کہ وہ اپنے طلباء کے ساتھ بچوں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ان کی جائز ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ دکھ سکھ میں ان کا شریک ہوتے ہیں۔ ہر وقت بےنفس خدمت میں لگے رہتے ہیں اور پوری توجہ اور پوری کوشش کے ساتھ بچوں کی رہبری اور رہنمائی میں مصروف رہتے ہیں۔

ہمارے عزیز بچوں میں یہ روایت پختگی کے ساتھ قائم ہو چکی ہے کہ وہ غلط سیاست میں حصہ نہیں لیتے اور سٹرائیک (Strike) اور دیگر ایسی ہی بدعادات سے وہ اتنے دور ہیں جتنی کہ زمین آسمان سے۔

اس درسگاہ کا فکر و عمل مذہب وملت کی تفریق سے بالا ہے ہر طالب علم خواہ وہ کسی مذہب کسی فرقہ یا سیاسی جماعت سے ہی تعلق کیوں نہ رکھتا ہو ہر قسم کی جائز سہولتیں حاصل کرتا ہے اور اس کالج کے اساتذہ ہر طالب علم کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کی طرف پوری طرح متوجہ رہتے ہیں۔

یہاں امیر و غریب میں کوئی امتیاز نہیں رکھا جاتا۔ ایک غریب کی عزت و احترام کا ویسا ہی خیال رکھا جاتا ہے جیسا کہ کسی امیر طالب علم کا۔ اساتذہ اس طالب علم کی قدر کرتے ہیں جو علمی شوق رکھتا ہو۔ اور علم کی وسیع شاہراہ پر بشاشت اور محنت کے ساتھ آگے بڑھنے والا ہو۔

اور سب سے بڑھ کر ہمارے اساتذہ میں یہ احساس پختگی کے ساتھ قائم ہے کہ محض ظاہری دیکھ بھال اور تربیت کافی نہیں ہمارے بچوں کا پہلا اور آخری حق ہم پر یہ ہے کہ ہم دعاؤں کے ساتھ ان کی مدد کرتے رہیں۔

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 210، صفحہ 211)

خاکسار کے پاس وہ الفاظ نہیں اور نہ قلم میں وہ طاقت ہے کہ اس عظیم انسان پرنسپل ٹی آئی کالج اور اس عظیم ادارہ ٹی آئی کالج کی خوبیاں اور عظمتیں بیان کرے۔ اس لئے انہی فقرات پر اکتفا کر کے آگے باقی اساتذہ کا ذکر کرتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

پروفیسر میاں عطاالرحمٰن صاحب (ایم ایس سی بی ٹی)

آپ اس زمانے میں فزکس کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ہوتے تھے نہایت درویش منش، لائق، محنتی، زمین پر چلتے پھرتے فرشتے تھے پرنسپل صاحب کی غیر موجودگی میں آپ قائم مقام پرنسپل ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ جب خاکسار کا داخلہ ہوا تو آپ نے ہی انٹرویو لیا اور داخلہ فارم پر دستخط کئے تھے جس کے نیچے Acting Principal کی مہر تھی۔ آپ سے ہماری کلاس نے باقاعدہ نہیں پڑھا کیونکہ ادر پروفیسر مقرر تھے (اس وقت آپ بی ایس سی کی کلاسوں کو فزکس پڑھاتے تھے) تاہم چند لیکچر آپ نے بھی ہماری کلاس کو دیئے اور اتنے تحمل اور پیار سے پڑھاتے تھے کہ ان کے لیکچر کا ایک ایک لفظ لکھا بھی جا سکتا تھا اور مضمون پوری طرح سمجھ آجاتا تھا۔ کمزور سے کمزور ذہن کو مدنظر رکھ کر لیکچر دیا کرتے تھے تاکہ ہر ایک استعداد کے طالب علم کو سمجھ آجائے۔ ایف ایس سی کا رزلٹ نکلنے کے بعد جو عبوری سرٹیفکیٹ کالج کی طرف سے خاکسار کو ملا اس پر بھی قائم مقام پرنسپل کے طور پر آپ کے ہی دستخط تھے۔ آپ کی علمی قابلیت کا یہ عالم تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کے فزکس کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر عبدالبصیر پال اپنے فزکس کے مسائل آپ کے پاس آکر Discuss کرتے تھے۔

آپ کا مالوف وطن حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مولد و مسکن بھیرہ تھا۔ گزشتہ دنوں رجسٹر روایات میں سے مندرجہ ذیل روایت خاکسار کو ملی جو آپ کے بارے میں ہے ایمان افروز ہے محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت (میاں) کرم الدین صاحب (رفیق) 313 میں شامل سکنہ بھیرہ اہلیہ (میاں) اللہ بخش صاحب بحوالہ رجسٹر روایات نمبر 13 صفحہ 7 تحریر فرماتی ہیں۔

’’میری والدہ صاحبہ مسماۃ طالع بی بی صاحبہ مرحومہ اور والد صاحب نے حضور کو دعویٰ کرتے ہی مان لیا۔ ایک دفعہ میری والدہ کو خواب آئی کہ کوئی بہت بڑے بزرگ آدمی ہیں وہ کہتے ہیں کہ قادیان میں جو امام مہدی صاحب ہیں ان کے ساتھ آپ نکاح پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لڑکا عطا کرے گا (کیونکہ ان کا لڑکا کوئی نہیں تھا اور خواہش تھی کہ لڑکا ملے) پھر خواب اپنے خاوند کو سنائی انہوں نے قادیان لکھی حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ جس عورت کو یہ خواب آئی مگر اس عورت کو مجھ پر کامل یقین نہیں ہے اگر وہ مجھ پر کامل یقین کرے تو خدا لڑکا عطا کرے گا تو پھر قادیان دستی بیعت کے لئے گئے اور پھر خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا جس کا نام حضور نے عطاالرحمٰن رکھا جو کہ خدا کے فضل سے موجود ہے۔ میری عمر اس وقت 12 سال تھی‘‘۔

(تاریخ احمدیت بھیرہ کے مطابق آپ کی پیدائش 1905ء کی ہے)

پروفیسر نصیر احمد خان صاحب

آپ ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ فزکس کے پروفیسروں کا ذکر چل رہا ہے اس لئے آپ کا یہاں ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ آپ بڑے ہنس مکھ اور کامیاب پروفیسروں میں سے تھے۔ کئی غیر نصابی سرگرمیاں بھی آپ کے ذمہ تھیں۔ پروفیسر نصیر خان صاحب نے ہماری کلاس کو فرسٹ ایئر میں فزکس پڑھائی۔ خاکسار بالکل غیر معروف اور بیک بنچر طلباء میں سے تھا۔ شروع میں تو انگریزی میں لیکچرز کی سمجھ ہی نہیں آتی تھی۔ تاہم محنت اور دعاؤں میں لگا رہا۔ ستمبر میں کلاسیں شروع ہوئیں اور دو تین ماہ بعد ہی دسمبر ٹیسٹ شروع ہوئے جن میں مشکل سے پاس ہوا۔ جلسہ سالانہ آیا۔ اس پر ڈیوٹی دی۔ دعائیں کیں۔ بہت فکر مند رہتا تھا کہ کیا بنے گا؟ یکم اپریل کو سالانہ امتحان کے لئے فری ہو گئے۔ چودہ یا پندرہ تاریخ کو امتحان شروع ہوا اور امتحان ختم ہوتے ہی سیکنڈ ایئر کی کلاسیں شروع ہو گئیں اور رزلٹ ساتھ ساتھ تیار ہو رہا تھا۔ فزکس کی کلاس میں نصیر خان صاحب تشریف لائے اور پہلے ایک لڑکے کا رول نمبر پکار کر کھڑا کیا اور اس پر اظہار افسوس کیا کہ اس کے فزکس میں سب سے کم نمبر آئے ہیں۔ خاکسار قدرے تاخیر سے داخل ہوا تھا اور رول نمبر 188 تھا۔ پھر آپ نے کہا کہ رول نمبر 188 کون ہے؟ وہ کھڑا ہو جائے۔ خاکسار ڈرتا ڈرتا کھڑا ہوا اور دل میں خیال گزرا کہ فزکس کا پیپر تو اچھا ہو گیا تھا نہ جانے خاکسار کو کیوں کھڑا کیا ہے۔ مسکرا کر کہنے لگے کہ آپ تو چھپے رستم نکلے ہیں کلاس میں اول پوزیشن لی ہے۔ اس کے بعد خاکسار کے کلاس فیلو خاکسار کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھتے اتنا پڑھتے ہو؟ کیسے پڑھتے ہو؟ اس قسم کے کئی سوال ہوتے تھے اور خاکسار اندر ہی اندر اپنی نالائقی پر ہنستا تھا کہ انہوں نے کب سے خاکسار کو لائق سمجھنا شروع کر دیا ہے۔

چنانچہ 1980ء سے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر شعبہ ترجمانی کے لئے جو سسٹم ڈیزائن ہو کر رائج ہے وہ بھی انہوں نے ہی اپنے ایک ہونہار اور لائق شاگرد (جو نئے احمدی ہوئے تھے اور اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے ہیں) محترم انجینئر ملک لال خان صاحب (حال امیر کینیڈا) کے ذریعے شروع کروایا تھا۔ خاکسار جیسے نالائق شاگرد سے بھی انہوں نے ایک مرتبہ اپنی ایم ایس سی کی کلاس کو ’’پاکستان میں بجلی کی پیداوار اور اس کی ترسیل‘‘ پر لیکچر دلوایا تھا انہوں نے وہ خط و کتابت بھی دکھائی جو ڈاکٹر سلام اور حکومت کے درمیان ان کے ایم ایس سی کلاسز کو پڑھانے سے ایک انٹرمیڈیئٹ کالج میں تبادلے کے سلسلہ میں ہوئی تھی۔ حضرت خلیفہ ثالث کی شدید خواہش تھی کہ تعلیم الاسلام کالج کے کئی اہم شعبوں میں ایم اے، ایم ایس سی کی کلاسیں شروع ہو سکیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کو پی ایچ ڈی کے لئے بھجوایا اور پروفیسر صاحب کامیاب و کامران ڈاکٹر نصیر احمد خان بن کر واپس آئے اور اتنی محنت اور لگن سے ایم ایس سی کلاسیں شروع کیں کہ ایک سال ٹی آئی کالج کا طالب علم پوری یونیورسٹی میں اول آ گیا لیکن کالج کے قومیائے جانے کے بعد صورت حال ابتر ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب خلافت رابعہ کے شروع میں قدرے جلد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے حضور نے جلسہ سالانہ 1983ء کے موقع پر آپ کا بڑی محبت سے ذکر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب

فزکس کے پروفیسروں میں مکرم مسعود احمد عاطف صاحب بھی تھے جو کہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے داماد تھے آپ سے پڑھنے کا موقع تو نہیں ملا۔ تاہم ایف ایس سی کے پریکٹیکلز کے دوران Internal Examiner تھے اور بڑے ہمدرد انسان تھے۔ اس سے چند سال قبل غالباً 1958ء میں گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ میں سائنس کے پریکٹیکل کے ممتحن بن کر آئے تھے اور ہمارے والد صاحب (میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب بی اے بی ٹی) نے انہیں اپنے گھر بھی کھانے پر مدعو کیا تھا۔ اس لئے کالج میں تعلیم کے دوران ان سے بھی جان پہچان رہی۔ یہ بھی بہت جلد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

پروفیسر محمد اسلم قریشی صاحب

یہ بھی فزکس کے پروفیسر تھے غالباً احمدی نہیں تھے لیکن بالکل غیر متعصب انسان تھے۔ کلاس کو بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔ سیکنڈ ایئر میں ہمیں آپ نے پڑھایا تھا۔

کیمسٹری کے اساتذہ

پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب

فرسٹ ایئر میں کیمسٹری ہمیں ڈاکٹر پروفیسر سلطان محمود شاہد صاحب (ڈاکٹر ایس ایم شاہد) نے پڑھائی۔ بڑے ہر دلعزیز اور سادہ قسم کے انسان ہیں۔ (اب ضعیف ہو گئے ہیں) بہت ہنس مکھ۔ پڑھانے کا انداز بہت عمدہ۔ قادیان کے زمانے کے کئی بار لطیفے بھی سناتے تھے اور اس طرح انگلستان Ph.D کے زمانے کے سبق آموز واقعات بھی۔ سیکنڈ ایئر کی کلاسیں شروع ہوئیں تو اگلا رزلٹ ان کے مضمون کا تھا انہوں نے بھی بتایا کہ خاکسار کیمسٹری میں بھی اپنی کلاس میں اول آیا۔ آپ کی ایک اور پروفیسر کے ساتھ مل کر لکھی ہوئی کیمسٹری کی کتاب ہماری ٹیکسٹ بک ہوا کرتی تھی۔

پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب

سیکنڈ ایئر میں کیمسٹری پڑھانے کے لئے پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب مقرر ہوئے۔ بہت شریف النفس انسان اور شفیق اساتذہ میں سے تھے۔ اب کینیڈا نقل مکانی کر گئے ہیں۔

پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب

کیمسٹری کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ہوا کرتے تھے جو کہ حضرت ذوالفقار علی خان گوہر کے بڑے بیٹے اور مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان سے ہمیں پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ یہ اس وقت بی ایس سی کی کلاسوں کو پڑھاتے تھے۔

پروفیسر سعید اللہ خان صاحب

کیمسٹری لیبارٹری میں پروفیسر سعید اللہ خان صاحب پریکٹیکل کروایا کرتے تھے۔

محترم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب اصل میں ایم اے (شماریات) ہیں۔ انہوں نے بی ایس سی میں کیمسٹری میں پنجاب یونیورسٹی میں پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس لئے جب تک باقاعدہ شماریات (Statistics) کا شعبہ کالج میں نہیں کھلا وہ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے تھے۔

☆…………☆…………☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ سائنس و آرٹ نمائش

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول میں مورخہ 22،21/اکتوبر 2014ء کو سالانہ سائنس و آرٹ نمائش منعقد ہوئی۔ جس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم نے دعا کے ساتھ کیا۔ تمام طلبہ وطالبات کو اساتذہ کی زیرنگرانی درج ذیل پروجیکٹس دیئے گئے تھے (1) کلچر (2) Hats (3) Cards (4) جیولری باکس (5) کینڈلز (6) ری سائیکل بوتلیں + گلاسز (7) آئس کریم سٹکس کے پین ہولڈرز اور آرٹس کے نصاب کے مطابق دوران سال جو اشیاء طلبہ وطالبات کو بنانا سکھائی گئیں وہ بھی آرٹ نمائش میں شامل ہیں۔ مثلاً پینٹنگ، پوٹ ڈیکوریشن، بیگ + فائل میکنگ، ڈو + نیٹ ورک، جیولری باکس میکنگ وغیرہ شامل ہیں۔ تمام طلبہ وطالبات نے نہایت ذوق وشوق سے اپنے اساتذہ کی زیرنگرانی ان ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ شعبہ سائنس کے تحت فزکس کے 16، کیمسٹری کے 20، بیالوجی کے 18، میتھ کے 20، سوشل سٹڈیز کے 12، اسلامیات کے 13، انگلش کے 4 ڈرامہ کلب، 7 ماڈلز اور اردو کے 4 ڈرامہ کلب، 5 ماڈلز تیار کئے گئے۔ عربی فن خطاطی کے 8 فن پارے تیار کئے گئے۔ نمائش کے باقاعدہ افتتاح کے بعد مہمانوں نے نمائش کا وزٹ کیا طلبہ نے اپنے ماڈلز کی انگلش میں وضاحت کی۔ انگلش میں Julius Ceasar کے مشہور ناول کو طالبات نے پیش کیا۔ اور اردو میں پاکستان اور بھارت کی تقسیم میں لوگوں کو پیش آنے والی مشکلات کو اجاگر کیا گیا۔ جس میں برصغیر کی تہذیب کو بھی پیش کیا گیا۔ اردو کے مختلف شعراء کو کرداروں کے ذریعے پیش کیا گیا اور طلباء نے تحت اللفظ میں ان کی شاعری کو پیش کیا اور ان شعراء کا تعارف کروایا۔

سکول کے وسیع وعریض لان میں طلبہ و طالبات کی بنی ہوئی اشیاء رکھی گئیں جو قابل فروخت تھیں اس کے علاوہ خورونوش کے سٹالز بھی لگائے گئے تھے۔ بچوں کی دلچسپی کے لئے Haunted House Dedication Corner گیمز زون اور مہندی کا سٹال بھی لگایا گیا۔ جن سے تمام بچے لطف اندوز ہوئے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رہا۔ تقریباً تین ہزار افراد نے یہ نمائش دیکھی، اللہ تعالیٰ طلبہ وطالبات کی تخلیقی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرتا چلا جائے نیز سلسلہ اور معاشرہ کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد ارشد صاحب کاتب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ چند یوم سے بعارضہ دل علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق کامل وعاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ صالحہ حمید صاحبہ کینیڈا بیوہ مکرم حمید احمد صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم ادریس احمد کھوکھر صاحب گردوں اور پھیپھڑوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور تشویشناک حالت میں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ و صدر مجلس نابینا ربوہ پاکستان کے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف مرل ضلع سیالکوٹ مختصر علالت کے بعد مورخہ 7 نومبر 2014ء کو بعمر 90 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ان کے بیٹے مکرم محمود احمد ناصر صاحب نے پڑھائی۔ تجہیز وتکفین اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے 3 بیٹے اور ایک بیٹی اور 26 نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ آپ نے عرصہ دراز تک زعیم مجلس انصاراللہ حلقہ کے فرائض تندہی سے سرانجام دیئے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ زاہدہ نجم صاحبہ ترکہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ)

مکرمہ زاہدہ نجم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 10 بلاک نمبر 15 محلّہ دارالصدر برقبہ 5 مرلہ میں سے 4/32 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ زاہدہ نجم صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ رضوانہ نثار صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرمہ طاہرہ سمیع سردار صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم سلیم ناصر ملک صاحب ابن مکرم مولانا ظہور حسین صاحب مربی روس وبخارا مورخہ 20/اگست 2014ء کو نیوجرسی میں وفات پا گئے۔ مورخہ 22/اگست 2014ء کو بعد نماز جمعہ مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر جماعت ومربی انچارج امریکہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور نیوجرسی میں مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

موصوف 1936ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ 1963ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور آٹھ سال تک بطور وکیل پاکستان میں کام کیا۔ آپ 1971ء میں امریکہ منتقل ہو گئے تھے۔ آپ نے بطور قاضی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں خدمت کی توفیق پائی۔ نیز نیویارک اور نیوجرسی میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ، جنرل سیکرٹری، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری امور خارجہ اور 2000ء تا 2005ء مجلس انصاراللہ میں بطور قائد تعلیم اور 2006ء میں قائد تعلیم القرآن کے طور پر توفیق پائی۔ آپ نے اہلیہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم سردار نسیم الغنی صاحب صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ماموں تھے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

بقیہ از صفحہ 2 انعامی سکالرشپس 2014ء

سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی۔

غلام احمد خان ظہور وناصرہ بیگم ظہور سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ سے کیمسٹری، بائیوٹیکنالوجی یا بائیوکیمسٹری میں سے کسی ایک میں بی ایس آنرز پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو پچاس ہزار روپے کا ایک انعام دیا جائے گا۔

قواعد وضوابط

1:۔ یہ اعلان 2014ء میں ہونے والے سالانہ امتحانات کیلئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2013ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔

2:۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3:۔ مرحلہ وار (BY PARTS) یا نمبر بہتر کرنے (DIVISION IMPROVE) کرنے والے طلباء وطالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4:۔ بعض مخصوص سکالرشپس کے علاوہ طلباء و طالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2014ء ہے۔ درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔

درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کا رزلٹ کارڈ/TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگا۔

درخواست پر مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیرغور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ، فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ وفون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا نیز اسناد کی تمام نقول A-4 پیپر پر اور واضح ہوں۔ مزید معلومات اور فارم نظارت تعلیم کی اس ویب سائٹ www.nazarattaleem.org سے یا ای میل کے ذریعے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ای میل: info@nazarattaleem.org
فون: 047-6212473
فیکس: 047-6212398

(نظارت تعلیم)

معلوماتی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھوک کم کرنے والی انٹیلی جنٹ مائیکرو چپ

برطانوی سائنسدانوں نے انٹیلی جنٹ نامی ایک مائیکرو چپ ایجاد کی ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ جلد ہی یہ چپ وزن کم کرنے کی غرض سے کی جانی والی سرجری یا جراحی کا متبادل ثابت ہوگی۔اس چپ کو دماغ سے جوڑ دیا جاتا ہے جو بھوک کو کنٹرول کرتی ہے۔اس چپ اور الیکٹروڈز کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ ان کے ذریعے بھوک سے متعلق کیمیاوی اور الیکٹریکل علامات ناپی جاسکیں گی۔ان اندازوں کو چپ کی مدد سے الیکٹریکل سگنل کے ذریعے دماغ تک بھیجا جا سکے گا۔اس طرح دماغ بھوک کو کم کرنے اور کھانے سے ہاتھ روک لینے کا سگنل جسم کو دے گا۔

(روزنامہ دنیا 22/اکتوبر 2014ء)

عطیہ شدہ اعضا کو دیر یا محفوظ رکھنے کی تکنیک

عام طور پر عطیہ کیا جانے والا عضو 24 گھنٹے کے دوران دوسرے جسم میں منتقل کرنا لازمی ہوتا ہے، اگر ایسا نہ کیا جائے تو جسم سے نکلے ہوئے عضو کے خلیے مرجاتے ہیں اور وہ بے کار ہو جاتا ہے تاہم تحقیق کاروں نے سپر کولنگ نامی تکنیک متعارف کرا دی ہے جس کی بدولت ٹرانسپلانٹ کئے جانے والے اعضا کو زیادہ وقت تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔اس تکنیک کی مدد سے ٹرانسپلانٹ کئے جانے والے عضو کو منفی 6 ڈگری سینٹی گریڈ پر ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور اس کے ویسلز سے آکسیجن کو پمپ کیا جاتا ہے جس کے باعث عضو کے خلیے مرتے نہیں یا پھر ان کے مرنے کی رفتار یعنی میٹابولک کا عمل سست ہو جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 22/اکتوبر 2014ء)

20 سال تک چارج رہنے والی بیٹری

نینانگ ٹیکنالوجی یونیورسٹی میں لیتھیم آئن بیٹری تیار کی گئی ہے۔اس کی تیز رفتاری اس کے اندر موجود سیل کے کیمیکل ری ایکشن کی وجہ سے ممکن ہے۔گریپ ہائٹ انوڈ استعمال کرنے کی بجائے اس بیٹری میں ٹائٹینیم ڈائیوسکائیڈ نینو ٹیوبس انوڈ استعمال کیا گیا ہے جو کہ اس بیٹری میں 500 کے معمول کے مخالف 10,000 چارجنگ سائیکل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ ٹائٹینیم ٹیوبز سستے اور بنانے میں آسان ہیں۔یہ مواد زمین میں قدرتی طور پر پایا جاتا ہے اور اس کو عام طور پر سن سکرین میں الٹرا وائلٹ شعاعوں کو جذب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ نئے سیل 2016ء تک مارکیٹ میں دستیاب ہوں گے۔

(روزنامہ نئی بات 16/اکتوبر 2014ء)

جدید خصوصیات کا حامل بیڈ

ایک روسی ڈیزائنر کا تیار کردہ کاسموس بیڈ کسی انڈے یا کیپسول کی طرح ہے جس کی وجہ سے اس کی چھوٹی سی چھت اور پچھلی پشتوں پر مصنوعی ستاروں کا جگمگاتا ہے۔یعنی یہ ایسا بستر ہے جس میں ستاروں کی جیسی روشنی کے ساتھ خوشبو بھی خارج ہوتی ہے جبکہ یہ موسیقی بھی بجانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔فائبر گلاس سے تیار کردہ یہ بیڈ سکون بخش ایل ای ڈی لائٹس اور بروقت اٹھانے کیلئے الارم سسٹم سے لیس ہے۔

(روزنامہ نئی بات 22/اکتوبر 2014ء)

بائیکرز کیلئے لائف سیونگ جیکٹ

نیو یارک میں تیار کی گئی اس جیکٹ کو "سپیڈی جیک ڈی پی ایس" کا نام دیا گیا ہے جس میں بلٹ ان ایئر بیگ سسٹم نصب کیا گیا ہے جو موٹر سائیکل سوار کو کمر اور سر کی شدید چوٹوں سے محفوظ رکھے گا۔ماہرین کا کہنا ہے کہ ایئر بیگ کو جیکٹ کے کالرز میں لگایا گیا ہے جسے ایک چھوٹے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ رکھنے والے سلنڈر کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔یہ سسٹم ایئر گن کی طرح کام کرتا ہے۔جب موٹر سائیکل سوار کسی حادثے کا شکار ہو کر گر جاتا ہے تو یہ ایئر بیگ صرف 2 سیکنڈ میں ہوا سے بھر جاتا ہے اور بائیکر کی گردن، کندھے اور ہیلمٹ کے درمیان گیپ کو بھر دیتا ہے جس کے نتیجے میں روڈ پر گھسٹنے کے دوران بائیکر کا سر ایک مخصوص جگہ پر ساکت رہتا ہے جبکہ یہ ایئر بیگ کئی منٹ تک پھولا رہتا ہے۔اس ایئر بیگ کی بدولت نہ صرف کمر اور سر کی چوٹوں میں کمی آجاتی ہے بلکہ ایسی چوٹوں سے بھی بچا جا سکتا ہے جو بائیکرز کے معذور ہونے یا موت کا سبب بن جاتی ہیں۔اس ایئر بیگ کو کسی بھی قسم کے کپڑوں کے ساتھ آسانی کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے۔اور گیس ختم ہونے پر اسے دوبارہ بھر کر استعمال کے قابل بنایا جا سکتا ہے یہ بیگ 599 امریکی ڈالر میں دستیاب ہے۔

(روزنامہ دنیا 20/اکتوبر 2014ء)

ریڑھ کی ہڈی کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے مصنوعی ٹانگیں

امریکی ماہرین کا کہنا ہے کہ انہوں نے مصنوعی ٹانگیں تخلیق کی ہیں جن سے ریڑھ کی ہڈی کے مرض میں مبتلا بچوں کو چلنے میں مدد ملے گی۔ماہرین نے پیغام کا ایسا سسٹم ایجاد کیا ہے جو پٹھوں کے ذریعے چلنے کو کنٹرول کرے گا۔ایری زونا یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی ٹیم نے سنٹرل پیٹرن جنریٹر کی طرز پر ایک نیٹ ورک بنایا ہے جو ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے پٹھوں کو سگنل بھیجتا ہے۔سسٹم ان سگنل کو پیدا کرنے کے بعد انہیں کنٹرول کر کے جسم کے مختلف حصوں سے معلومات اکٹھی کرتا ہے جس سے چلنے میں مدد ملتی ہے۔ٹیم کا کہنا ہے کہ اس سسٹم کے ذریعے ریڑھ کی ہڈی کے مرض میں مبتلا بچے چلنا شروع کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 20/اکتوبر 2014ء)

☆..................☆..................☆

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

حامد ڈینٹل لیب
حامد احمد (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

آسامیاں خالی ہیں
(1) ہومیوپیتھک ڈاکٹر تنخواہ حسب قابلیت
(2) کمپیوٹر آپریٹر تنخواہ حسب قابلیت
(3) متفرق شعبہ جات میں آسامیاں خالی ہیں۔
اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ لائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
047-6211868
047-6212761

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔نومبر

طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:11

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 نومبر 2014ء

6:15 am	گلشن وقف نو
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	سپین کا سفر 30۔اپریل 2013ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

GulAhmad 2014/2015 Fall winter
Collection now Available @
LIBERTY FABRICS
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ پاکستان
0092-47-6213312

CASA
BELLA
Home Furnishers
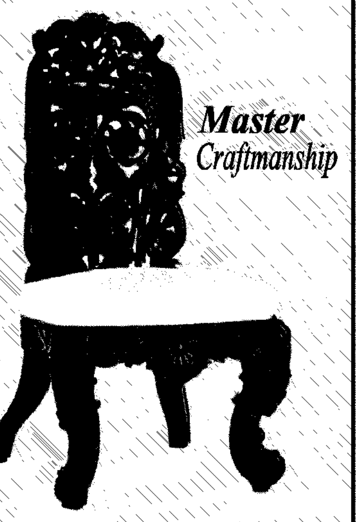
Master
Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

FR-10